سبق:۳

پیارے نبی ﷺ کی پاک زندگی

ہندوستان اور پاکستان سے مغرب کی طرف ایک ملک ہے جسکا نام عرب ہے۔ یہاں ہر طرف ریت ہی ریت ہے۔ گرمی زیادہ پڑتی ہے۔ اور بارش کم ہوتی ہے۔ یہاں کے لوگ بہادر ضرور تھے مگر بڑے ظالم و جاہل تھے۔ معمولی سی بات پر برسوں تک آپس میں جنگیں کرتے تھے جس سے گھر کے گھر ویران ہو جاتے۔ عورتوں پر ظلم کرتے بے گناہ لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیتے تھے۔ محتاجوں اور یتیموں کا مال چھینتے۔ مسافروں اور راہ گیروں کو لوٹتے۔ اللہ کے بجائے اللہ کے بندوں کی پوجا کرتے اور انسانوں کو معبود سمجھتے۔ جب ظلم حد سے بڑھ گیا اور دنیا میں امن باقی نہیں رہا۔ اللہ سے بغاوت نے فتنہ وفساد کی آگ پوری دنیا میں پھیلا دی تو خالقِ کائنات نے عرب کی بستی مکہ میں حضرت محمد ﷺ کو پیدا فرمایا۔ آپ کو ساری دنیا کے لیے آخری نبی بنایا اور ایک ایسی کتاب قرآن آپ پر نازل فرمائی جس میں رہتی دنیا تک کے لیے پوری ہدایات موجود ہیں۔ آپ نے اپنے عمل سے اللہ کی بندگی، عدل، انصاف، امن، انسانیت، شرافت، سچائی اور اچھائی کی روشنی پھیلائی۔ یہ روشنی آج بھی ساری دنیا میں موجود ہے۔ اس سے فائدہ اٹھانے والا خود اپنی زندگی کو بھی سنوار سکتا ہے اور دوسروں کو بھی۔ آپ کی تعلیم نے پوری دنیا کی کایا پلٹ دی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی پوری زندگی کو ہم لوگوں کے لیے نمونہ بنایا ہے۔ اس لیے ہمیں آپ کے بارے میں سب کچھ جاننے کی اور آپ کو پہچاننے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔

حضرت محمد ﷺ عرب کے ایک بڑے مشہور شہر مکے میں پیدا ہوئے۔ آپ کا قبیلہ قریش عرب میں بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔ آپکے والد کا نام حضرت عبداللہ اور والدہ کا نام حضرت آمنہ تھا۔ آپ کی پیدائش سے پہلے آپ کے والد حضرت عبداللہ کا انتقال ہو گیا اور جب آپ چھ سال کے تھے آپ کی والدہ حضرت آمنہ بھی دنیا سے رخصت ہو گئیں اور آپ کے دادا حضرت عبدالمطلب نے پرورش کی۔ ان کے انتقال کے بعد آپ

کے چچا حضرت ابوطالب نے آپ کی پرورش اور دیکھ بھال کی ذمے داری لی۔

آپ کا بچپن بڑا اچھا تھا۔آپ ہمیشہ سچ بولتے، بڑوں کی عزت کرتے۔صاف ستھرے رہتے۔پیاری اور میٹھی باتیں کرتے ۔ اس زمانے میں بری باتیں پھیلی ہوئی تھیں،مثلاً شراب پینا، جوا کھیلنا،لوگوں پر ظلم کرنا،کمزوروں کو ظلم کا نشانہ بنانا،ان سے آپ کا دامن بالکل صاف تھا۔آپ اپنی سچائی،دیانتداری،امانت داری،غریبوں اور یتیموں کی غم خواری اور اپنے بلند اخلاق کی وجہ سے تمام مکے والوں میں شروع سے ممتاز رہے۔اسی وجہ سے لوگوں نے آپ کو صادق اور امین کا لقب دے رکھا تھا۔

جب آپکی عمر چالیس برس کی ہوئی تو اللہ کی طرف سے آپ پر پہلی وحی نازل ہوئی۔آپ نے اپنی رسالت ونبوت کا اعلان فرمایا اور لوگوں کو صرف اللہ کی بندگی اور عبادت کا حکم دیا۔آپ پر جو کتاب نازل ہوئی اسکا نام قرآن مجید ہے۔قرآن کسی خاص ملک اور کسی خاص قوم کے لیےنہیں بلکہ ساری دنیا کے لیے ہدایت ہے۔اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا کہ آپ لوگوں کو اچھی باتوں کی تعلیم دیں اور بری باتوں سے روکیں اور لوگوں کو بتائیں کہ سچا راستہ یہ ہے کہ لوگ صرف اور صرف اللہ کی بندگی کریں ، بتوں کی پوجا نہ کریں ،غریبوں اور مسکینوں پر رحم کریں،ماں باپ سے اچھا سلوک کریں،بڑوں کی عزت کریں اور کسی کا مذاق نہ اڑائیں،کسی کو برے نام سے نہ پکاریں،پیٹھ پیچھے کسی کی برائی نہ کریں ،اپنے اعلیٰ خاندان پر غرور نہ کریں ،کسی کی ناجائز طرف داری نہ کریں۔سارے ایمان دار آپس میں بھائی بھائی بن کر رہیں ۔نماز قائم کریں ،زکوٰۃ ادا کریں ،رمضان کے روزے رکھیں اور حج کریں۔آپ نے بتایا کہ روئے زمین کے سارے انسان برابر ہیں۔آدمی کی اچھائی کا معیار آپ نے یہ بتایا کہ جس کا عمل اچھا ہو اور وہ اللہ سے ڈرنے والا ہو۔آپ پر جو کتاب نازل ہوئی اس میں صاف صاف بتایا گیا کہ جو زیادہ نیک ہے اور اللہ سے ڈرنے والا ہے وہی اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا ہے۔

ہمارے پیارے نبی ﷺ جس ملک میں یہ سب کچھ بتا رہے تھے وہاں کے لوگ اس بات کو کب گوارہ کر سکتے تھے کہ سب انسان ایک صف میں کھڑے ہو جائیں اور سچائی اور انصاف پھیل جایے۔ چنانچہ اس سچی آواز کو سننے کے بعد مکے والے آپ کے خلاف ہو گیے۔ انہوں نے بتوں کی پوجا چھوڑنے اور اچھے اخلاق اپنا نے سے انکار کر دیا۔ وہ ہمارے نبی ﷺ کے سخت دشمن بن گیے اور آپ پر طرح طرح کے ظلم کرنے لگے۔ وہ آپ کو پتھر مارتے، راستے میں کانٹے بچھاتے۔ جس طرح انہوں نے آپ اور آپ کے ساتھیوں پر ظلم کیے تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی اور جس طرح سچائی اور ایمان کی دعوت قبول کرنے والے راہِ حق پر جمے رہے دنیا میں اس کی بھی مثال نہیں ملتی۔